تبصرہ کتب

کتاب الاستفسار

مؤلف : مولانا سیّد آلِ حسن مُہانی
مرتّب : ڈاکٹر خالد محمود
ناشر : دارالمعارف - الفضل مارکیٹ، اُردو بازار - لاہور
سالِ اشاعت : درج نہیں (مرتّب نے ۱۹۹۰ء میں مقدمہ لکھا ہے۔)
صفحات : ۵۹۴
قیمت : ۱۵۰ روپے

مولانا سیّد آل حسن مُہانی (۱۸۷۰ء - ۱۸۷۰ء) ان بزرگوں میں سے تھے جنھوں نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی سے پہلے مسیحی مشنری سرگرمیوں کا نوٹس لیا اور پادری فانڈر جیسے "جارحیت پسند" مبشّر کے ساتھ تحریری مباحثہ کیا۔ مولانا سیّد آلِ حسن مُہانی کی تحریروں میں "کتاب الاستفسار" کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ یہ کتاب اُنہوں نے پادری فانڈر کی کتاب "میزان الحق" (مطبوعہ ۱۸۴۳ء) اور پادری اسمتھ کے اُردو رسالہ "دینِ حق" (مطبوعہ ۱۸۴۳ء) کے جواب میں لکھی تھی۔ اِس میں مولانا نے جہاں پادریوں کے اٹھائے ہوئے اعتراضات کے جواب لکھے، وہیں اپنی طرف سے مبشّرین پر حسبِ ذیل اٹھارہ اعتراضات بشکلِ سوال کیے۔

۱۔ تثلیث کا مسئلہ برہان عقلی سے باطل ہے۔
۲۔ تثلیث کے حق میں مسیحیوں کے پیش کردہ دلائل کمزور ہیں۔
۳۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ارشادات سے تثلیث غلط اور صرف توحید ثابت ہوتی ہے۔
۴۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خدائے مجسم ہونا اور بدوں کی نجات کے لیے ملعون ہو کر تین دن تک دوزخ میں رہنا عقلاً باطل ہے۔
۵۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے منسوب کتاب میں انسانی کلام مخلوط ہو گیا ہے۔
۶۔ خدائی کلام میں انسانی کلام کے ملنے سے کلامِ الٰہی کا اعتبار ساقط ہو جاتا ہے۔
۷۔ تورات کی بعض روایتیں پوری شریعت اسرائیلیہ کو بے اعتبار کر دیتی ہیں۔

۸۔ تورات میں بعض احکام کو ابدی قرار دیا گیا ہے حالانکہ حضرت عیسیٰ کی شریعت نے انہیں بدل دیا ہے۔
۹۔ انبیائے بنی اسرائیل، حواریانِ عیسیٰ اور علمائے بائبل کی شہادتوں سے ثابت ہے کہ بائبل میں تحریف ہوئی ہے۔
۱۰۔ بائبل کے تراجم میں ہمیشہ اعلام، مفرادت اور جملوں میں کمی بیشی، تغیر و تبدل ہوتا رہا ہے۔
۱۱۔ اناجیل کی تالیف ایسی ہے جیسے ہمارے ہاں شواہد النبوت ہے جو قرآن کی طرح جمع نہیں ہوئے۔ بائبل کی روایات کی اسناد کا پتہ نہیں چلتا۔ روایتوں میں اختلاف بھی ہے۔
۱۲۔ بائبل کے حصّوں کی کسی عالم کے پاس سند نہیں مثلاً تورات کے عزرا نبی کے عہد سے بطلیموس کے عہد تک اور عہدِ جدید کے حواریوں کے عہد سے قسطنطین اوّل کے زمانے تک کی سندیں کسی کے پاس نہیں۔
۱۳۔ بائبل کی پیش گوئیوں پر وہ اعتراضات وارد ہوتے ہیں جو عموماً مسیحی مبشّر نبی اکرم ﷺ کے معجزات پر کرتے ہیں۔
۱۴۔ سچے مسیح اور جھوٹے مسیح بڑے بڑے معجزوں کے دکھلانے والے میں کیا فرق ہے۔
۱۵۔ ضابطۂ عقلیہ کی رو سے صرف نبی اکرم ﷺ کے معجزات ثابت ہیں۔ اور کسی پیغمبر کے ثابت نہیں۔
۱۶۔ تحریف کے باوجود تورات اور انجیل میں حضرت نبی اکرم ﷺ کی بشارتیں جس صراحت سے ہیں۔ تورات میں اتنی صراحت سے حضرت عیسیٰ کی خبر نہیں۔
۱۷۔ مسیحی مبشّرین جو اعتراضات حضرت نبی اکرم ﷺ پر کرتے ہیں، وہی حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور دوسرے انبیائے بنی اسرائیل پر وارد ہوتے ہیں۔
۱۸۔ جو شرف و عزت ملتِ اسلامیہ کے لیے ہے وہ کسی اور ملّت کے لیے نہیں۔

"کتاب الاستفسار" پہلی بار ۱۲۵۹ھ/۱۸۴۳ء میں مطبع رضوی - دہلی سے شائع ہوئی۔ دوبارہ مولانا رحمت اللہ کیرانوی (م ۱۸۹۱ء) کی تالیف "ازالتہ الاوہام" (فارسی) [دہلی: سیّد المطابع (رمضان ۱۲۶۹ھ/ ۱۸۵۳ء)] کے حاشیے پر طبع ہوئی۔ مولانا آل حسن مُہانی کے بعض اعتراضات کے پیش نظر پادری فانڈر کو اپنی تالیف "میزان الحق" پر نظر ثانی کرنا پڑی۔ "کتاب الاستفسار" کے مذکورہ ایڈیشن کم ہی نظر آتے ہیں۔ ڈیڑھ صدی کے بعد ڈاکٹر خالد محمود صاحب کی توجہ سے یہ کتاب ایک بار پھر شائع ہوئی ہے جس کے لیے ڈاکٹر صاحب مبارک باد کے مستحق ہیں۔

ڈاکٹر صاحب نے نہ صرف کتاب کی اشاعت کا اہتمام کیا ہے بلکہ اس پر "پیش لفظ" لکھا اور مطالعۂ مسیحیت پر ایک طویل مقالہ سپرد قلم کیا ہے۔ "پیش لفظ" اور "مطالعہ عیسائیت" زیرِ نظر ایڈیشن

کے ۱۸۲ صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کا پیش لفظ جس میں علمائے برصغیر کے مطالعۂ مسیحیت کا سرسری جائزہ لیا گیا ہے اور بعض "نکات" اٹھائے گئے ہیں، ایک حد تک مفید ہے مگر ہم ان جیسے بزرگ صاحب علم سے اس سے زیادہ کی توقع رکھتے تھے۔ اگر ہمارے بزرگ اصحاب علم و دانش تحقیق و تفحص کا اعلیٰ معیار پیش نہ کریں تو "خوردوں" سے کیوں کر توقع رکھی جا سکتی ہے کہ وہ اعلیٰ بلندیوں کو چھو لیں گے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ "پیش لفظ" عجلت میں اور کتابوں کی مناسب ورق گردانی کیے بغیر لکھا گیا ہے۔ تکرار سے قطع نظر چند فروگزاشتیں ملاحظہ ہوں۔

*مولانا عنایت رسول چڑیا کوٹی کی تالیف "البشریٰ" کو "دو جلدوں" میں بتایا گیا ہے۔ حالانکہ یہ سرے سے مجلدات میں ہے ہی نہیں۔

*میزان الحق، حل الاشکال اور مفتاح الاسرار کو ڈاکٹر فانڈر کی "ضخیم تالیفات" قرار دیا گیا ہے۔ (ص ۴۱) مولانا امداد صابری کی اطلاع کے مطابق "حل الاشکال ۱۸۴۷ء میں چھوٹے سائز کے ڈیڑھ سو صفحات پر چھپی ہے۔" [آثار رحمت، دہلی: یونین پرنٹنگ پریس (س-ن)، ص ۱۱] مفتاح الاسرار [لندن (۱۸۶۱ء)] ہمارے پیش نظر ہے جو محض ۷۵ صفحات پر مشتمل ہے۔

*مولوی باقر کے "اُردو اخبار" (دہلی) کو اُن جرائد میں شمار کیا گیا ہے جو علمائے حق نے مسیحی مشنریوں پر گرفت کے لیے جاری کیے تھے۔ (ص ۴۷) مگر حقیقت یہ نہیں ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: خواجہ احمد فاروقی، دہلی اُردو اخبار، دہلی: شعبۂ اُردو، دہلی یونیورسٹی (۱۹۷۲ء)

*تردید مسیحیت کے لیے جاری کیے گئے رسائل میں ماہانہ "حسن" (حیدر آباد دکن) کو شمار کیا گیا ہے۔ (ص ۴۷)، ماہنامہ "حسن" اگست ۱۸۸۸ء میں حسن بن عبداللہ عماد نواز جنگ نے جاری کیا تھا۔ مولوی عبدالحق کے بقول یہ سرسیّد احمد خان کے تہذیب الاخلاق کا جانشین تھا، تاہم تہذیب الاخلاق کے اہلِ قلم کے ساتھ ساتھ اس کے مضامین کا دائرہ بھی بہت محدود تھا جب کہ "حسن کے مضامین کا دائرہ بہت وسیع تھا۔ اس میں ہر علم و فن کے متعلق مضامین شائع ہوتے تھے۔" سات سال تک یہ ماہنامہ جاری رہنے کے بعد بند ہو گیا۔ مولوی عبدالحق نے رسالے کے مضامین کا ایک انتخاب "انتخابِ حسن" مرتب کیا تھا۔ [دیکھیے: مقالہ "رسالہ حسن اور بابائے اُردو"، ماہانہ قومی زبان (کراچی)، اگست ۱۹۶۳ء، ص ۱۵۳-۱۷۰]

مولانا امداد صابری نے رسالہ "حسن" کے ذکر میں ایسی کوئی بات نہیں لکھی جس سے یہ معلوم ہو کہ یہ رسالہ تردید مسیحیت کے لیے جاری کیا گیا تھا، جب کہ اُنہیں اس موضوع سے گہری دلچسپی تھی اور ڈھونڈ ڈھونڈ کر ایسے مضامین کا ذکر کرتے تھے جن میں مبشّرین کا ذکر کیا گیا ہو۔ [دیکھیے: امداد صابری، تاریخ صحافت اُردو، جلد سوم، دہلی: جدید پرنٹنگ پریس (۱۹۶۳ء)، ص ۵۳۵-۵۳۶]

*ڈاکٹر صاحب نے مسلمانوں کی ذیلی گروہ بندیوں کو انگریز حکومت کی حکمتِ عملی قرار دیا ہے۔ (ص ۴۹)

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ نوآبادیاتی حکمرانوں نے محکوموں کے اختلافات کو ہوا دی اور اس سے پورا پورا فائدہ اٹھایا، مگر کیا یہ اختلافات نوآبادیاتی حکمرانوں کے ہی پیدا کردہ تھے؟ خود برطانوی مسیحیوں کے درمیان علمی و کلامی اختلافات کس نے پیدا کیے تھے؟ یا حصولِ آزادی کے بعد مختلف اقوام کی مذہبی فکر میں اختلافات ختم ہو گئے ہیں؟ تاریخ مذاہب کے مطالعہ کی روشنی میں اگر ان سوالات کے جواب تلاش کیے جائیں تو زیادہ مفید نتائج برآمد ہوں گے۔

* ڈاکٹر صاحب اپنی زندگی کے ایک بڑے حصے میں بطور "مناظر" معروف رہے ہیں اور زیرِ نظر کتاب کے سرورق پر بھی اُنہیں "مناظرِ اسلام" لکھا گیا ہے۔ برصغیر کے بعض اہل سنت گروہوں سے وہ خوش نہیں، اس کا اظہار بھی کیا گیا ہے۔ نواب صدیق حسن خان مرحوم پر اس لیے گرفت کی گئی ہے کہ اُنہوں نے "اس وقت کے جہاد کو مفسدہ قرار" دیا تھا۔ نواب صاحب کی "کمزوری" کا دفاع مقصود نہیں مگر جناب ڈاکٹر صاحب نے جن مولانا محمد احسن نانوتوی کا ذکر متعدّد جگہوں پر کیا ہے، وہ بھی تو ۱۸۵۷ء کی جنگ کے بارے پر اس سے مختلف رائے نہ رکھتے تھے۔ اگر "پیش لفظ" اس مناظرانہ جانب داری سے پاک رہتا تو زیادہ مناسب ہوتا، جب کہ ڈاکٹر صاحب کے الفاظ ہی میں "فرقہ بندی کے دور میں بھی مسلمان، عیسائیوں اور قادیانیوں کے خلاف مشترکہ پلیٹ فارم بنائے رہے اور اُس دور میں بھی مسلمانوں نے علم برادرانِ صلیب اور ان کے حواریوں کے خلاف خوب ڈٹ کر مقابلہ کیا۔" (ص ۵۱)

* "میزان الحق" کے بارے میں لکھا گیا ہے کہ پادری فانڈر نے ۱۸۴۳ء میں اولاً انگریزی میں لکھی اور پھر فارسی میں۔ (حاشیہ ص ۶۵) حالانکہ پادری فانڈر نے یہ کتاب اولاً اپنی مادری زبان یعنی جرمن میں لکھی تھی۔ جرمن مسوّدہ باسل مشن آرکائیوز - باسل (سوئٹرزلینڈ) میں محفوظ ہے۔ جرمن متن سے پہلا ترجمہ ارمنی زبان میں ہوا جو ۱۸۳۱ء میں ماسکو سے شائع ہوا۔ اس ارمنی ترجمے کا ایک نسخہ بھی باسل مشن آرکائیوز میں موجود ہے۔ چار سال بعد ۱۸۳۵ء میں فارسی ترجمہ شوشہ سے شائع ہوا۔ ["کتاب الاستفسار" میں سال اشاعت ۱۸۳۳ء لکھا گیا ہے۔ ص، ۳۹۹]، بعد میں کلکتہ اور آگرہ سے اِس کے دو مزید ایڈیشن بالترتیب ۱۸۳۹ء اور ۱۸۴۹ء میں اشاعت پذیر ہوئے۔

* "کتاب الاستفسار" کو سرورق پر اسے "ردعیسائیت پر لکھی گئی اُردو زبان میں پہلی کتاب" قرار دیا گیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے "پیش لفظ" میں یہ بات کُھل کر نہیں کہی، مگر لکھا ہے کہ "آپ پہلے بزرگ ہیں جنھوں نے مسیحی مشنریوں کی سرگرمیوں کا علمی نوٹس لیا۔" (ص ۳۶) یہ بات مسلّم ہے کہ مولانا آل حسن مُہانی نے پادری اسمتھ کے رسالے "دینِ حق" مطبوعہ: (۱۸۴۳ء) کے اعتراضات کا جواب لکھا ہے یعنی "کتاب الاستفسار" ۱۸۴۳ء میں لکھی گئی اور اُسی سال شائع ہو گئی۔ مگر اس سے پہلے مولوی عباس علی جاجمؤی (کانپوری) اِس موضوع پر ۱۲۴۸ھ / ۱۸۳۲ء میں "صولتہ الضیغم" لکھ چکے تھے۔ کتاب بہت ضخیم ہو گئی تھی اور مؤلف نے دس سال بعد ۱۲۵۸ھ / ۱۸۴۲ء میں اس کی تلخیص "خلاصہ